یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

لله الحمد

اہل حدیث

امرتسر مورخہ ۱۲ جمادی الاول ۱۳۲۲ھ مطابق ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہٰذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عہ
والیان ریاست سے	للعہ
رؤسا اور جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	۲

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت بھیجا جاتا ہے

شب وعدہ

آج کے پرچہ کے ساتھ اشتہارات ارسال ہیں۔ امید ہے کہ ہمارے دوست اور اہل حدیث کے قدردان ان اشتہاروں کو اپنے دوستوں اور باذوق احباب تک ضرور پہنچا دیں گے اور مسجدوں اور عام گذرگاہوں میں لگا دیں گے اور اگر اشتہاروں کی اور ضرورت ہو۔ تو طلب فرما دیں۔

نمبر سابق میں یہ بھی لکھا تھا۔ کہ جن لوگوں کو آپ ایسے اخبار کا مذاق کا سمجھیں۔ ان کی فہرست ہم کو بھیج دیں صاحب دوبارہ توجہ دلائی جاتی ہے۔ امید کہ بہت جلد اس طرف توجہ فرما دیں گے + (منیجر)

مباحثہ نگینہ میں آریوں کی مغلوبیت

بقول آریہ پتر کا

اخبار پرچارک امرتسر نے مباحثہ کی کیفیت شائع کی۔ مگر افسوس کہ باوجود تبادلہ اہلحدیث کو کوئی پرچہ نہ بھیجا۔ مفت تقاضا کا لکھا۔ تو وہ بھی ہضم کر گئے۔ بحرز کو قیمت دے کر بھیجا۔ تو جواب ملا کہ پرچہ نہیں رہا۔ لیکن اصل وجہ یہ بھی کہ ماسٹر آتمارام جی نے حسب معمول آریہ سماج راست بیانی سے سخت عداوت کرکے کیفیت لکھی تھی۔ اس لئے اونہوں نے سوچا کہ اہلحدیث کی نظر سے گزرنا خیر نہیں یہ آریہ سماج کی قدیمی عادت ہے۔ کہ مباحثہ میں شکست اٹھا کر بیرونی دنیا کو گمراہ کرنے کے لئے غلط واقعات شائع کیا کرتے ہیں۔ جس کی زندہ مثال ایک تو مباحثہ دیلور ہے۔ جس میں آریہ سماج کے مشہور پرچارک اور ودوان پنڈتاں نے منہ کی کھائی۔ اور ندامت دھونے کیلئے آخری جب حسب قرار داد مباحثے کے پرچے پوری ہو گئے تو اندر لیہ پریذیڈنٹ ایک رقعہ پیش کر دیا۔ کہ مباحثہ جاری رکھا جائے۔ اس پر اہل اسلام نے کہا۔ کہ حسب شرائط مباحثہ بخیر و خوبی تمام ہو چکا ہے۔ پس ہمارے مہاشہ جی کو بات مل گئی۔ جھٹ سے اپنی کتاب مباحثہ کے صفحہ ۱۰۹ پر لکھ مارا۔ کہ مولوی صاحبان کا مباحثہ جاری رکھنے سے صاف انکار۔ حالانکہ یہی مہاشہ جی اسی کتاب کے صفحہ ۲۲ پر شرائط میں لکھتے ہیں کہ ہر ایک مضمون پر پانچ پانچ تقریریں ہوں گی کہیئے مہاراج جب علمائے کرام نے اس شرط کے مطابق پانچ پانچ تقریریں پوری کر دیں اور ان میں بفضلہ تعالیٰ آریوں کو کامل شکست ہو چکی۔ اور ثابت ہو چکا کہ آریہ مت میں بجز ایک نعمت غیر مترقبہ نیوگ کے کوئی فضیلت نہیں تو پھر ناحق تضیع اوقات کیوں کرتے ہو۔ اسی طرح مباحثہ نگینہ میں مہاشوں کو جب بڑی عزت سے شکست ہوئی ایسی کہ دس سفر میں آپ اپنی مقررہ شرائط الہام کو ثابت نہ کر سکے۔ تو اخباروں میں مشہور کر دیا کہ مولوی صاحبان نے تین روز پہلے ہی مباحثہ بند کرنے کی درخواست کر دی۔ کیونکہ مباحثہ ۷ اجون تک تھا اور ۱۴ ہی کو ختم کر بیٹھے (دیکھو اخبار ستدھرم پرچارک جالندھر و مورخہ ۔۔۔۔)

حالانکہ اسی اخبار مورخہ ۔۔ جیٹھ صفحہ ۱۰ پر مباحثہ کا اشتہار سکرٹری آریہ سماج نگینہ کی طرف سے ہے کہ مباحثہ ۵ جون سے ۱۴ تک رہیگا۔ کہیئے مہاراج اس سیاہ جھوٹ کا کیا علاج؟ باخیر یہ تو بیرونی دلائل ہیں جن سے آریوں کی ہزیمت اور شکست فاش کا ثبوت ملتا ہے اب ایک خاص اندرونی شہادت:۔

اخبار مباحثہ بدایوں میں سوامی درشنانند نے نگینہ کے مباحثہ پر ریویو کیا ہے۔ مگر افسوس کہ آپ آریہ سماج کی حمایت میں ایسے مدہوش ہو رہے کہ اونکو خبر تک نہیں۔ کہ میں آریوں کے خلاف کہہ رہا ہوں یا تائید کر رہا ہوں۔ بحیثیت ریویو نویس آپکا فرض تھا۔ کہ واقعات اور فریقین کی تحریروں اور تقریروں کی شرح کر کے اون کا حسن و قبح بتلاتے مگر اونہوں نے کیا تو یہ کیا۔ کہ خود مدمقابل بن بیٹھے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سوامی جی آریہ سپیکر (ماسٹر آتمارام جی) کی تقریریں کو قابل قبول نہیں جانتے۔ شائد اسی لئے وہ عین جلسہ سے نکل گئے تھے آپ نے پہلا اعتراض یہ کیا ہے۔ کہ مولوی صاحب نے اپنی کمزوری محسوس کر کے وید و پر اعتراض کرنے شروع کر دیئے جبتک تعریف الہام کا فیصلہ نہ ہو لیتا۔ کسی فریق کا حق نہیں تھا۔ کہ دوسرے کی کتاب پر اعتراض کرتا۔

جناب من! بہت ٹھیک ہے مگر معاف رکھئے یہ غلطی بھی آریہ مباحث سے ہوئی کہ اس نے قبل از تصفیہ قرآن شریف پر اعتراض کرنا شروع کر دیا وہ پہلے کہتا کہ کمزوری ہے یا نہیں؟ ہاں مسلمان مباحث کا حق تھا۔ کہ تعریف الہام کا جتنا حصہ صحیح ہو۔ اوسے تسلیم کرے اور باقی کی صحت کا مطالبہ کرے۔ چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا تھا۔ کہ الہام کی تعریف میں جتنے اجزا صحیح قابل قبول تھے اون کو تو تسلیم کیا۔ باقی پر سوال اور مطالبہ کیا۔ کہیئے کیا غلطی کی ہاں جب آریہ سپیکر اپنی غلط بیانی ہی پر مصر رہا تو ناچار اوس نے تنبیہ کرنے کی غرض سے اوسکی تعریف کے لحاظ سے اعتراض کیا۔ کہ اگر تم اس تعریف کو صحیح جانتے ہو۔ تو اس تعریف سے خود وید بھی الہامی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ آپنے یہ قید لگائی ہے۔ کہ الہام شروع دنیا سے ہو۔ حالانکہ ویدوں میں لکھا ہے۔ کہ تم پہلے بزرگوں کی چال چلو۔ جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا

ahmadimuslim.de

سے ہے کہ حدیث شروع دنیا سے نہیں ہیں۔ یہ سوال بیجا تہا۔ تو آریہ سپیکر کا فرض تہا۔ کہ فوراً اسکو بیجا کہتا۔ نہ کہ جواب کی طرف متوجہ ہوتا۔ اور پہر جواب بہی ایسا جسکو آپ بہی کہتے ہیں۔ کہ ماسٹر جی کو جوابات سے مولوی صاحب کی تشفی نہ ہوئی"۔ (باقی دارد)

قرآن کی شکایت اہل قرآن سے

یوں تو خدا نے مجہے تمام عالم پر فخر دیا ہے۔ اور میں خود مفخر عالم ہوں مصحف عزیز میرا نام ہے۔ ہر شخص کو میرے ہی باعث عزت ہے احترام ہے اور کیوں نہ ہو کہ میں ہی خاص کلام پاک مالک العلام ہوں۔ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید میری ہی صفت خاص ہے۔ اس لحاظ آیتہ کریمہ ولیحکم اہل الانجیل بما انزل اللہ فیہ کے مجہے انجیل شریف پر غبطہ ضرور تہا کہ دنیا میں اوسکے اہل تو موجود ہوں۔ اور میری اہل مفقود و اہل مفقود اس چودہ سو برس کے زمانہ میں بہی کوئی میری اہل خاص کے نام سے پیدا نہ ہوا۔ اگرچہ قیامت سے کے دن خدا نے اہل قرآن پکارے جانے کا وعدہ اہل ایمان سے فرمایا۔ وہ آیۃ یوم ندعوا کل اناس بامامہم سے ظاہر ہے۔ اس میں بہی مفسرین نے میرے سہیم و شریک کر دی۔ کسی نے آئمہ اطہار کو کسی نے رسول کردگار کو کسی نے ائمہ فقہا کو کسی نے علمائے کرام کو کسی نے امہات کو کسی نے مجہکو نہیں لیا لیکن میری خوشی یہ تہی۔ کہ اس دنیا میں بہی میرے اہل پکارے جانے کا استحقاق کسی کو حاصل ہو۔ اگرچہ اہلحدیث اہل تقلید اہل تجوید اہل ترتیل اہل کلام وغیرہ وغیرہ سب ہی میرے خادم ہیں۔ اور میں سب کا مخدوم لیکن خاص اہل قرآن پکارے جانے کا شرف انہیں سے کسیکو بہی حاصل نہیں ہوا۔ اور ان میں سے کسی نے بہی اپنے واسطے یہ لقب مبارک پسند نہیں کیا۔ بارے اس چودہویں صدی میں ایک گروہ پنجاب نے اپنے حق میں خاص اس پیاری لقب کو پسند کیا اور اپنے گروہ کو اہل قرآن کر کے مشہور کیا۔ ہر چند کہ یہ آرزو مجہ دیرینہ تو بر آئی۔ لیکن افسوس ہے کہ

میرے اس اہل نے میرے چودہ سو برس کے رفیق و ہمدم کو مجہسے جدا کر دیا اور مجہ میں اور میرے حبیب میں باہم جدائی ڈال دی۔ حالانکہ میرے مالک صاحب نے مجہے آیات اللہ اور میرے ہمدم کو الحکمت کا خطاب عطا کیا تہا اور ہر جگہ میرا اور میرے حبیب کا باہم ساتہہ کر دیا تہا یعنے انہوں نائب خاتم رسالت کے طریقہ انیقہ کو اسوہ حسنہ فرما کر میرا ہمدم اور رفیق و خادم میرے غوامض کا منکشف میرے حقائق کا محقق میرے دقائق کا مدقق میرے اجمال کا مفسر میرے حالات کا مبین۔ میری تعریف کا معرف میری خوبیوں کا مظہر وغیرہ وغیرہ کر دیا تہا۔ خیر یہ شکایت تو بجائے خود ہے سردست مجہکو بہت بڑی شکایت اہل قرآن سے یہ ہے کہ باوجود میرے اہل ہونے کے اور اہل قرآن کہلانے کے آج تک اونہوں نے اون اعتراضات کی نسبت (جو بیہودہ) کارہ و عادی مجہ پر گروہ آریہ نے غلط ملط میری نسبت کئے اور میری عمدہ تعلیم کو برا کر کے پبلک پر ظاہر کیا، کچہہ بہی لکہا اور میری بریت نہ کی۔ بلکہ اولٹا میرے رفیق و ہمدم (یعنے حدیث) پر وہ وہ بیہودہ و ذہنی کی اور الزامات قائم کئے۔ کہ الامان والحفیظ جو کسی آریہ و دیانندی و عیسائی سے بہی ایسی امید نہ ہو سکتی تہی اور غضب یہ کہ میرے ہی نام کی اور میری ہی اشاعت کے رسالہ میں جس میں میرے خدام کا قدردان ہوں اور رشتہ گذارا بہی کہ اونہوں نے میری حمایت متعدد رسائل لکہے اور میرا بول بالا کیا۔ اور میرے دشمنوں کا منہہ ...... کیا۔ اگرچہ وہ لوگ اپنے میرے خدام اپنے کو اہل حدیث یا اہل تقلید وغیرہ کر کے مشہور کرتے ہیں میں ان سب کے حق میں دعا خیر کرتا ہوں اور قیامت کے روز اونکو اپنی شفاعت کی امید دلاتا ہوں خاص کر میرا افخر خدام صاحب اعلام مرد میدان وفا ترک اسلام ابو الوفا ثناء اللہ مولوی فاضل امرتسری اور صاحب ترک اسلام مولوی عبد الحمید صاحب بانی پتی اور ایڈیٹر انوار الاسلام اور برادر رکن بل السلام قاضی غلام امیر صاحب۔ صاحب اسلام اور اور محقق حق مولوی عبد الحق صاحب تفسیر حقانی میرے بدخواہوں کو اچہی طرح سے جواب دیکر عاجز و ذلیل کر دیا۔ کاش میرے اہل بہی اس طرف توجہ کرتے اور اپنے سے اس عار کو ہٹاتے۔ لیکن کیونکر ممکن ہو اور ان کو میرے ہی دوستوں سے خلاف و جنگ ہے گروہ مجہ نہیں ہے مجہے کیا امید ہو سکتی ہے۔ کہ ان کے نزدیک تو میں قرآن صامت

ہوں - لیکن اون کو یاد رہے کہ میں اور عترت یعنے اہل بیت ہم پایہ ہیں میری مدد عین اہلبیت کی معاونت ہے ؎

ادائے خاص سے غالب ہوا ہے نکتہ سرا
صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئو

واقعی قرآن شریف　(لقبلم - ممتاز احمد از بنارس)

(اہلحدیث) اصل نیابت نبوت تو یہی تھی کہ قرآن شریف کی تبلیغ کفار میں ہو - اُن کے شکوک واعتراضات رفع کئے جاویں - مگر مسلمانوں کی خوش قسمتی سے اُن کے علما ایسے بہی ہیں - جو نہ خود یہ کام کر سکتے ہیں نہ اس کو شخص جانتے ہیں ؎

ہر کس از دست غیر نالہ کند
سعدی از دست خویشتن فریاد

بدعتی کی امامت

جناب اڈیٹر صاحب اہلحدیث - السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ

پرچہ اخبار اہلحدیث ۱۰ جولائی میں چند سوالات مع جوابات میری نظر سے گذرے جنمیں سے چند جواب بندہ کی فہم کے موافق غیر صحیح معلوم ہوتے ہیں - لہٰذا یہ جواب مع سوال درج اخبار فرماکر مشکور و ممنون فرمائیگا

سوال (۱) بدعتی کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں ؟ الجواب - مجیب صاحب نے تو اسپر گول گول بیان کیا ہے اصل بات یہ ہے کہ بدعتی کے پیچھے نماز گاہے گاہے ادا کرنا جائز ہے - مگر بدعتی کو امام مسجد بنا لینا جائز نہیں - بلکہ صحابہ کرام نے بدعتی کو مسجد سے نکال دیا ہے - چہ جائیکہ اسکو امام مسجد مقرر کیا جاوے - بہت دور بات ہے - اور حدیثوں میں تو خود موجود ہے - کہ بدعتی کا روزہ نماز وغیرہ کوئی شے قبول نہیں - پس ایسے لوگوں کو احتیاط چاہیے - سوال (۲) اسطرح کا درود پڑہنا کیسا ہے ؟ (صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ) الجواب مجیب صاحب نے حاضر ناظر جان کر پڑہنے کی منع ظاہر کی ہے اسپر اعتراض یہ ہے کہ ایسے الفاظ کی بابت اعتقاد اور خیال کی قید لگانے کی ضرورت ہی کیا ہے - یہ کسی حدیث سے استدلال کیا گیا ہے اس تو الفاظ

ہی سے شرک ثابت کہ یہ مع جواب اہلحدیث کے خلاف ہے یا کا لفظ سوائے خدا کی ذات کے دوسری غائب کو ہرگز ہرگز لائق نہیں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے تو تلقین کردہ آنحضرت صلعم کے التحیات میں تبدیل کردی تہی - السلام علیک ایھا النبی آنحضرت نے تلقین تمام صحابہ کرام کو کیا تہا - مگر عبد اللہ بن عمرؓ نے بعد وفات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ کو یوں بدل لیا کہ السلام علی النبی ورحمۃ اللہ - موطا امام مالک میں یہ روایت موجود ہے اور جیسی کچھ محبت اونکو حضرت سے تہی - ویسی کچھ تو فی زماننا مسلمانوں میں شمہ بہی نہیں - سوال (۳) وتروں کا مفصل قاعدہ کیا ہے ؟ الجواب مجیب صاحب نے اسپر بہی چھپی چھپی باتوں میں جواب ادا کیا ہے مگر زیادہ تر افسوس اس جملہ کا ہے کہ درمیان کا قعدہ بیٹھکر بہی پڑہ سکتا ہے - اسپر اونہوں نے کیا دلیل سوچی - صاف صحیح حدیثوں سے ثابت ہے - کہ وتروں میں ایک قاعدہ اخیرہ سے وتر کو پورا کرے اور ایک وتر سے لیکر گیارہ تک ادا کر سکتا ہے - مگر ایک کو فضیلت اور ثواب ہے کیونکہ حدیث میں اللہ وتر یحب الوتر آ چکا ہے - اگر فقہا کے بیان کرنے سے یہ لکہا ہے - تو وہ بہی بے دلیل ہے کہ تین وتر کو دو قعدہ اور ایک سلام سے ادا کرے اور مجیب صاحب کا اسی سوال کے جواب میں آگے چلکر یہ فرمانا کہ دعاء قنوت سنت ہے کوئی دعا پڑہے جسمیں اپنی بہتری جانے - اہلحدیث بعد رکوع پڑہتے ہیں حنفی قبل از رکوع پڑہتے ہیں کچھ مفید نہیں - کیونکہ شارع سے قنوت کا پڑہنا وتروں میں اور نہ پڑہنا بہی ثابت ہے - جب نہ پڑہنا بہی ثابت ہے تو کسی دعا کا اختیار کر لینا اپنی طرف سے کب جائز و درست ہے یہ آیت شرعوا لھم من الدین ما لم یاذن بہ اللہ کا مصداق بنتا ہے اور اہلحدیث کا دعاء قنوت بعد از رکوع پڑہنا تو حدیث سے استدلال ہے اور حنفی لوگوں کا وتروں میں قبل از رکوع رفع یدین کرکے ادا کرنا کس دلیل سے ہے ؟ اسپر مجیب صاحب نے کچھ غور نہیں کیا - اگر غور کرتے تو حق بات کہتے ہوئے کبہی شرم ولحاظ کسی کا نہ کرتے - کیا شارع کی پیروی و اطاعت کے روبرو کسی اور کی بہی قید ہے کہ فلاں فلاں مذہب کی بہی بات مان لیا کرو - یہ ہرگز نہیں - پس ہم سب کو لائق ہے کہ قرآن وحدیث

کے ہوتے ہوئے کسی کے مذہب کی قید کر لینی اچھا نہیں اس آیت کا مصداق بنتا ہے۔ لِمَ تقولون ما لا تفعلون الخ یعنے مت کہو وہ بات جو تم نہیں کرتے ہو۔ فقط

راقم محمد شفیع الحسن عباسی عفی عنہ سکندرآباد

اہلحدیث: فتوی میں بدعتی کے پیچھے نماز کا جواز لکھا تھا جا بجا کو بھی منظور ہے۔ رہا دائمی امام بنانا تو یہ سوال تھا نہ جواب دیا۔ ہم کا لفظ بطور عبادت کے کسی کے حق میں سوائے خدا کے جائز نہیں۔ بطور سوز و محبت کے منع نہیں۔ وتروں کی بابت اتنا ہے کہ مغرب کی نماز سے مشابہ نہ کرو۔ اس سے بعض علماء استنباط کرتے ہیں۔ کہ درمیانی قعدہ نہ بیٹھو۔ مگر مشابہت رفع کرنے کے لئے دعا قنوت بھی کافی ہے۔ دعا قنوت کا پڑھنا بھی جب آپ مانتے ہیں کہ شرع سے ثابت ہے۔ تو پھر سنیت میں کیا کلام ہے۔ کیا سنت ایسے ہی کہتے ہیں جو ہمیشہ کام کیا ہو۔ حنفیوں کا قبل از رفع یدین کرنے کا ذکر بے تعلق ہے۔ علاوہ اس کے لا ترفع الایدی والی حدیث سے اون کا استدلال ہے۔ باقی باتیں آپکی جوش پر مبنی ہیں۔ جو اپنی حد تک مبارک ہے۔

اسلام اور کفر کی تبلیغ کا مقابلہ

قابل توجہ اعیان اسلام

خروس اور شہباز سب اوج پر ہیں
مگر ایک ہم ہیں کہ بے بال و پر ہیں!

افسوس کہ اسلام جس طرح دنیاوی ترقی میں غیر اقوام سے ہٹے ہیں اسی طرح تبلیغ مذہب میں مخالفین سے بہت پیچھے ہیں۔ خود عیسائی ہندو۔ برہمو۔ دیانندی وغیرہم کے مذہبی حمایت و اشاعت کی حیرت انگیز کوششوں کا نقشہ ہماری پیش نظر ہے کوئی فرقہ کسی پہلو پر اشاعت مذہب سے غافل نہیں۔ ایک جاہل سے فاضل تک ادنیٰ سے اعلیٰ تک دوسروں کو اپنا ہم خیال بنانے میں نت نئے طریقوں سے

کام لیتا ہے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ عیسائی صاحبان بالعموم نہایت ارزاں بلکہ مفت کتابیں کیوں تقسیم کرتے ہیں اپنے اسکولوں میں قلیل فیس پر کیوں تعلیم دیتے ہیں۔ گلی گلی وعظ کیوں کہتے ہیں۔ اُن کی عورتیں گھر گھر مستورات کو پڑھاتی یا موزہ گلوبند کیوں سکھلاتی پھرتی ہیں۔ اُن کا اصلی مقصد عیسائی آپ کی مذہبی خیالات کا تبدیل کرنا ہے۔ اخباروں کی فائل اٹھانے سے صدہا مثالیں اس کی ملیں گی۔ کہ جب کوئی عورت ان کی جال میں پھنس گئی ہے تو معاً اوس کو اڑا لے گئی ہیں۔ میں یہاں مختصراً عیسائیوں کی مذہبی انتظام کی حالت لکھتا ہوں۔ شاید آپکو معلوم ہو۔ کہ یورپ کے عیسائیوں میں صرف تین مذہب بڑے شمار کئے جاتے ہیں۔ اول گریک چرچ یعنے یونانی کلیسا کی جو زار روس کو اپنا مذہبی پیشوا اور خلیفہ مسیح سمجھتے ہیں اور تمام دینی اور دنیوی امور میں اُس کا حکم واجب التعمیل جانتے ہیں دوسرا رومن کاتھولک یا رومی کلیسا جو پوپ کو اپنا رہنما اور پطرس کا خلیفہ خیال کرتے ہیں۔ اگرچہ تعداد کے لحاظ سے اب اس کلیسا کے معتقد ہیں۔ مگر فرانس کی ایک زبردست سلطنت اس کی حامی ہے۔ اس کلیسا کے پادری ایسے مقامات پر زیادہ ملینگے۔ جہاں بت پرستی اور اوہام پرستی پیر پرستی کا زور ہوگا۔ تیسرا پراٹسٹنٹ جسکو آج کل زیادہ عروج ہے۔ چھوٹی بڑی کئی سلطنتیں اس کی معتقد ہیں جن میں خصوصاً انگلستان و جرمن ان دو بڑی سلطنتوں میں ہمیشہ اسبابت پر رقابت رہتی ہے کو دیکھنا ہے۔ کون غیر مذاہب کو عیسائی بنانے میں زیادہ کامیاب ہوتا ہے۔ ان کی شاخ در شاخ فرقے مثلاً چرچ آف انگلینڈ و کلونسٹ۔ ولوتھرن و آلیا چرچ پریسبٹیرین وغیرہم۔ ہزار ہا لائق فائق مناظر و ذی علم مشنری پادری ہندوستان کو عیسائی بنانے کی غرض سے بھیجتے ہیں۔ اور ہر مذہبی گروہ نے کل ہند کو اشاعت دین عیسوی کے لئے باہم تقسیم کر رکھا ہے۔ یعنے پنجاب میں اسکاٹلینڈ کا پریسبٹیرین چرچ اور راجپوتانہ و ہندو ریاستوں میں آئرلینڈ کا رومن کاتھولک و ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں میتھوڈسٹ چرچ اور فوجوں میں چرچ آف انگلینڈ علی ہذا القیاس یورپ کے عیسائی جماعتیں ہندوستان میں حسب ذیل ہیں۔ جو غریب ہندیوں سے اُن کا پیارا مذہب چھڑانے کی کوششوں میں رات کا سونا اور

ahmadimuslim.de

جان کا کھانا انکے لئے حرام سمجھتے ہیں۔

(۱) بپٹسٹ مشنری سوسائیٹی (۲) بپٹسٹ زنانہ مشنری سوسائیٹی
(۳) باسل الونجیلیکل مشنری سوسائیٹی (۴) کرسچین ورنیکولر ایجوکیشن سوسائیٹی
(۵) چرچ مشنری سوسائیٹی (۶) چرچ آف انگلینڈ زنانہ مشنری سوسائیٹی
(۷) چرچ آف اسکاٹلینڈ مشن (۸) چرچ آف اسکاٹلینڈ لیڈیز الیسوسی ایشن
(۹) ڈنیش لوتھرن مشن (۱۰) انگلش پریسبیٹیرین چرچ
(۱۱) فیمیل ایجوکیشن سوسائیٹی (۱۲) فری چرچ آف اسکاٹلینڈ مشن
(۱۳) جنرل بپٹسٹ مشن (۱۴) گاسپل مشنری سوسائیٹی
(۱۵) ہرمنس برگ مشن (۱۶) انڈین نارمل اسکول سوسائیٹی
(۱۷) آئرش پریسبیٹیرین مشن (۱۸) لپسنرگ لوتھر مشن
(۱۹) لندن مشنری سوسائیٹی (۲۰) موراوین مشن
(۲۱) اسکاٹش انجیل الیسوسی ایشن (۲۲) سوسائیٹی فار پراپیگیشن آف گاسپل
(۲۳) الیس پی جی لیڈیز الیسوسی ایشن (۲۴) سوسائیٹی آف فرینڈز
(۲۵) سویڈش ایونجیلیکل لوتھرن مشن (۲۶) یونائیٹڈ پریسبیٹیرین چرچ
(۲۷) ویسلین کانونسلنگ میتھوڈسٹ مشن (۲۸) ویسلین مشنری سوسائیٹی
(۲۹) مکتی فوج

امریکہ کی طرف سے ہندوستان میں حسب ذیل جماعتیں قائم ہیں

(۳۰) بپٹسٹ مشنری یونین (۳۲) کنی ڈین بپٹسٹ تیلوگو مشن
(۳۱) بورڈ آف کمشنرز فارن مشنس (۳۳) فری بپٹسٹ مشن
(۳۴) کنی ڈین پریسبیٹیرین مشن (۳۵) جرمن ایونجیلیکل مشن
(۳۶) لوتھرن مشن (۳۷) میتھوڈسٹ اسکوپل چرچ
(۳۸) پریسبیٹیرین چرچ (۳۹) ریفارمڈ چرچ امریکا مشن
(۴۰) یونائیٹڈ پریسبیٹیرین چرچ (۴۱) زنانہ مشن
(۴۲) رومن کاتھولک مشن اسٹیشن

یہ مختصر فہرست بڑی جماعتوں کی ہے۔ لیکن پرائیویٹ اور لوکل جماعتیں انکی ماسوا سینکڑوں کی تعداد میں ہیں۔ ہر جماعت نے کتنی مشنیں قائم کی ہیں۔ اور کیا انتظام کیا ہے مشنوں کی کثرت اور انتظامی حالت دیکھکر عقل حیران ہوتی ہے۔ صرف ایک شاخ امریکن میتھوڈسٹ کے ۵۵۰ مشن الگ مختلف مقامات پر قائم ہو چکے ہیں۔ ان مشنوں کا قابل تعریف انتظام اس

لائق ہے۔ کہ اگر دیگر اہل مذاہب اس کی تقلید کریں۔ تو بجا ہے۔

ہندوستان کی ہر ضلع میں ایک مشن یعنی عیسائی انجمن ہے جسکا مہتمم یا انچارج ایک یورپین پادری ہوتا ہے مہتمم نے اپنی ماتحت ضلع کو چند سرکلوں پر تقسیم کر رکھا ہے اور ہر سرکل میں حسب ضرورت مذہبی عہدہ دار پرچار وغیرہ اشاعت مذہبی و فراہمی چندہ میں سرگرم ہیں۔ انکو حکم ہے کہ میلہ بازار وغیرہ ہر مجمع میں وعظ کہیں اور ہر صورت سے عیسائی بنانے کی کوشش کریں۔ عیسائیوں کی فوتی پیدائش و فراری کا رجسٹر رکھیں۔ ہر معاملہ کی اپنے افسر کو اطلاع دیں۔ ہر سرکل یعنے حلقہ میں ایک سہ ماہی انجمن جسے کوارٹرلے کہتی ہیں۔ ضلع کے کسی صدر مقام پر منعقد ہوتی ہے۔ جسمیں عموماً تمام عیسائی اور خصوصاً تمام مذہبی عہدہ دار جمع ہو کر لبسر پرستی میر انجمن کل باہمی معاملات کا فیصلہ اور تجاویز اشاعت مذہب پر غور و فکر کرتے ہیں اور سہ ماہی رپورٹ پیش ہوتی ہے پھر انہیں مقاصد کی غرض سے ہر ضلع میں ایک سالانہ انجمن ڈسٹرکٹ کانفرنس کہلاتی ہے جس میں ہر حلقہ کی سہ ماہی انجمنوں کے طرف سے دو دو وکلا شریک ہوا کرتے ہیں علےٰ ہذا القیاس ہر ضلع کے دو دو وکلا سے ایک ملکی انجمن ملک کے کسی بڑے حصے میں قرار پاتی ہے۔ ہندوستان میں اس طرح کی چند انجمنیں ہوتی ہیں یعنے صرف میتھوڈسٹ چرچ کے تین ہیں۔ ایک نارتھ انڈیا کانفرنس جسمیں ممالک مغربی و شمالی اودھ کے (بجز میرٹھ سہارنپور۔ ڈیرہ دون مظفرنگر) ہر ضلع کے وکلا شریک ہوتے ہیں۔ دوسری ساوتھ انڈیا کانفرنس ہے جس میں سندھ گجرات احاطہ بمبئی وغیرہ کے وکلا شرکت کرتے ہیں تیسرے بنگال کانفرنس جس میں بنگال برہما اور وہ تمام اضلاع جو مذکور الصدر کانفرنسوں سے مستثنے ہیں شامل ہوتی ہیں اور ان سہ انجمنوں کے وکلا کی شرکت سے ایک سنٹرل کانفرنس ہر دوسرے سال تمام ہندوستان کی جانب سے کسی بڑے شہر میں جو بالاتفاق قرار پاتا ہے۔ منعقد ہوتی ہے اسی طرح چند ممالک مثلاً ہندوستان و چین و جاپان و امریکہ کے وکلا سے ایک چہار سالہ کانفرنس امریکہ کے صدر مقام پر جو تجویز ہوتا ہے۔ منعقد ہوتی ہے اور ایسے تمام چہار سالہ کانفرنسوں کی وکلا سے تمام دنیا کے عیسائیونکو

ahmadimuslim.de

ایک یونی ورسل کانفرنس کسی بڑے مذہبی مقام پر جو پہلے سے تجویز ہو جاتا ہے منعقد ہوا کرتی ہے۔ ان کانفرنسوں کے مذہبی اثر سے ایک عیسائی شاہنشاہ سے لیکر گدا تک متاثر ہوتا ہے۔

عیسائیوں کے ہر فرقے کے مفصل مذہبی حالات لکھنے کے واسطے میرے پاس کافی وقت نہیں۔ مگر اس مختصر تحریر سے آپ بہت کچھ نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

(خادم المسلمین موحد رائی بریلوی)

(اہل حدیث) ہمارے علماء مختلف خیالات والوں کا ایک جگہ جمع ہونا بھی حرام جانتے ہیں۔ آپ ہم سے کفار کی ریس کرانا چاہتے ہیں ڈوب جائیں مر جائیں۔ پر ایسا نہ کریں گے۔

ایک مخلصانہ اسپیل

ہمارے ناظرین عموماً اور جماعت اہل حدیث خصوصاً جناب مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل ہوشیارپور سے واقف ہوں گے۔ آپ کو قومی دلسوزی میں ہمیشہ سے ایک حصہ وافر ہے۔ امرتسر کے نزاع کے متعلق آپنے ایک عنایت نامہ لکھا ہے۔ جو درج ذیل ہے۔

میرے معظم حضرت مولانا صاحب! السلام علیکم۔ میں نے جناب کی اخبار اہلحدیث کے مطالعہ سے جناب سے تعارف نہیں بلکہ نیاز حاصل کیا ہے۔ جس پر میں ناز کرتا اور خداوند تعالیٰ کا نہایت شکر کرتا ہوں۔

میں نہایت خلوص اور عقیدت دلی بلکہ نیاز مندانہ اور بتعلق اخوت اسلامی سے ایک عرض کرتا ہوں۔ اگر براہ مہربانی اسکو قبول فرماویں اور اس میں میں جناب کے اس آخری پرچہ کے اس آخری شعر کو اپنے ساتھ حمایت میں لیتا ہوں۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف؎

فرصت اگر جو فکر زمانہ سے پائینگے
رنگ اتفاق قوم کا ہر سو جمائینگے

قوم کے اتفاق کا اوّل انحصار قوم کے پیشوایان کے اتفاق پر ہے گویا علماء کا اتفاق ایک مقدمہ ہے اور قوم کا اتفاق اسکی تالی علاقہ لازم ملزوم محتاج بیان نہیں۔

پس امرتسر کے نفاق کے ارتفاع میں اول جناب ہی سبقت فرمائیکر قوم کو شہادت دیویں۔ تو کیا اچھا ہو۔ ذات باری سے اجر کے علاوہ قوم میں بھی آپ کا نام نامی قابل شکرگزاری ہوگا۔ مجھے افسوس ہے کہ باہمی تنازعات نے یہاں تک فروغ پایا۔ کہ ایک دوسرے کی عزت ریزی میں کوئی فرق نہیں رکھا جاتا۔ کیا خدائے جلیل کے دست قدرت و عدل سے مایوس ہو گئے۔ کہ اب باہم عدالتہائے انگریزی اور ادن میں بھی دیگر قوم کے اشخاص سے محاکمہ طلب کرنے لگے۔ میں نے جناب سے اس لئے عرض کیا ہے۔ کہ جناب سے اس عرض کے قبول کی زیادہ توقع ہے۔ کہ آپ بہ نسبت متعدد اشخاص کے جلد قبول فرماویں۔ اگر باہمی اتفاق اور مصالحت کیلئے میری حاضری کی ضرورت ہو۔ تو میں اس خدمت کے لینے کو عزت دارین سمجھتا ہوں۔ زیادہ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ اگر امید مصالحت و اتفاق معدوم و مفقود ہو چکے تو انا للہ و انا الیہ راجعون۔ میں نے دوسری طرف کیلئے ایک دوست کو لکھا ہے۔

جواب

جناب کو معلوم ہے کہ خاکسار نے کن کن طریقوں سے اس فتنے کو بند کرنا چاہا پہلے تو بصد منت ملتجی رہا۔ کہ میری غلطیوں سے مجھے بطور خود آگاہ کرو۔ جو بات قابل قبول ہوگی۔ وہ مان لونگا۔ اور جو قابل جواب ہوگی اوسکا جواب دونگا۔ وہ آپ تسلیم کرلیں۔ بہ تحریم کو اسی مضمون کا ایک اشتہار بھی دیا۔ مگر فریق ثانی نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور رسالہ اربعین شائع کر دیا۔ جس میں بے طرح میرے مطلب کو بگاڑ بگاڑ کر ایک جعلی فتح حاصل کیا گیا جس کا ثبوت میں اپنے جواب میں دونگا۔ باوجود ایسے صریح ظلم کے پھر بھی میں نے یکم جولائی کو اشتہار دیا۔ کہ باہمی تصفیہ کے لئے کسی عالم کو منصف کیا جاوے۔ تاکہ آئندہ کو سد باب ہو۔ مگر افسوس کہ آج ۲۹ جولائی تک بھی جواب نہ آیا۔ مگر میں اب بھی بحکم لا تیئسوا من روح اللہ انہ لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون مایوس نہیں ہوں۔ آپ جیسے مخلص بزرگ درمیان میں آگئے تو امید قوی ہے کہ کوئی صورت مصالحت کی پیدا ہو جائے گی۔ باقی جس مقدمہ کی طرف آپنے اشارہ کیا ہے اوس میں تو میں مستغیث نہیں نہ مستغاث علیہ بلکہ میں اوس اللہ کی قسم کھا کر سچ کہتا ہوں جس کے قبضے میں تمام دنیا کی حکومت

ahmadimuslim.de

ہے۔ میں نے دو دفعہ مستغیث کو منع کیا۔ مگر چونکہ میرا مقلد نہیں اس نے ایک نہ سنی اور مولوی عبد الغفور اور مولوی عبد الاول اور مولوی عبد [illegible] صاحب غزنوی پاستغاثہ کر دیا۔ اور مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی اور مولوی عبد الرحیم صاحب غزنوی اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو گواہ طلب کرایا۔ جس کی بابت ہر ایک بہی خواہ قوم کو سخت رنج ہے۔ مگر سعہ شرح بہ بات از ماست۔

مختصر یہ کہ اگر آپ تشریف لاویں۔ تو بہت کچھ امید ہے۔ میرا تو مذہب ہی یہ ہے کہ بیچ

بنزدیک من صلح بہتر کہ جنگ

(ابوالوفاء)

قبول اسلام

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

(مرقومہ مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

جب سے اللہ عزوجل نے اس خادم سنت کی توجہ کو دین حق کی خدمت کی طرف منعطف کیا ہے تب سے بہت سے غیر مسلم لوگ اس عاجز کے ہاتھ پر دین آبائی سے تائب ہو کر مشرف باسلام ہوئے ہیں۔ جن کی تفصیل تو در کنار شمار بھی مدینے علم سے باہر ہے۔ مگر مارچ ۱۹۰۶ء میں ایک ہندو جوان لڑکی کے مسلمان ہونے پر ہندوؤں خاصکر آپ کے مخاطبین آریہ صاحبوں سے بڑا بھاری مقابلہ ہوا۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کو مہر نیمروز کی طرح علو اور ظہور مطابق آیہ وجعل کلمۃ الذین کفروا السفلی وکلمۃ اللہ ھی العلیا۔ کفار کو عدالت میں سخت ہزیمت ہوئی۔ اور مسلمان لوگ لڑکی کو ساتھ لئے ہوئے نعرہ اللہ اکبر بلند کرتے ہوئے شہر میں داخل ہوئے تب سے خیال ہوا۔ کہ ایک رجسٹر نومسلمان تیار کرنا چاہیے۔ جو وقت پر کام آئے۔ بفضلہ تعالیٰ تب سے بہت سے مسلمان ہوئے ہیں۔ اب آپ کے پرچہ میں اکثر نومسلموں کا ذکر جو دیکھا جاتا ہے۔ تو دل میں ایک نادر خوشی ہوتی ہے۔ لہٰذا مناسب جانا۔ کہ جو لوگ اس عاجز کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوں۔ ان کی فہرست آپ کی خدمت میں بھیجا کروں تاکہ آپ درج اخبار فرما کر میری طرح دیگر مسلمانوں کو خوش کیا کریں۔ واللہ التوفیق اللھم انت نصیری وعضدی بک اصول وبک احول۔ فہرست آگے ملاحظہ ہو۔

اخبار پائنیر مورخہ ۱۳ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء میں آرک ڈیکن آف لنڈن کی رائے لنڈن کی مذہبی حالت پر بعنوان (London a pagan city) درج ہے۔ جس میں انہوں نے ثابت کر دکھایا ہے کہ لنڈن ایک پاگن شہر ہے اور اس میں گرجا جانیوالوں اور مذہبی علم کے سیکھنے والوں کی فیصدی اوسط بھی بتائی ہے۔ میں خیال کرتا ہوں۔ کہ آپ اسے ترجمہ کروا کر اور اپنے سامنے میں ڈال کر درج اخبار فرماویں۔ ایک عجیب لطف ہوگا۔ اگر آپ اس کے ترجمہ کا بندوبست نہ کر سکیں۔ تو مجھے جلدی اطلاع دیں میں اسے ترجمہ کر کے خدمت سامی میں بھیجدوں۔ والسلام

فہرست نومسلمان

تاریخ ہجری	تاریخ عیسوی	نام اسلامی	پہلا نام و قوم و ولدیت و سکونت	عمر نومسلم
۱۹	۲۰	[illegible]	[illegible]	۲۲
״	״	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible] ۲۲	[illegible]	[illegible]	۲۲
[illegible]	۲۳ ״ ״	[illegible]	[illegible]	۲۲
[illegible]	[illegible] ۱۹۰۷	[illegible]	[illegible]	۲۰
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] سال
[illegible]	۲۴ ״ ״	[illegible]	[illegible]	[illegible] سال
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] سال
[illegible]	[illegible] ۱۹۰۷	فاطمہ [illegible]	[illegible]	[illegible] سال

* بہت خوب در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست (اڈیٹر) ملہ یہ وہ لڑکی ہے جس کا مقدمہ ہوا تھا ملہ ایسے شخصوں کی بابت ہمارا مشورہ ہے کیونکہ بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے ساتھ ان کی اولاد بھی ہوتی ہے۔ کیا اولاد کو بھی درجہ رجسٹر کیا کریں (منہ) مرحوم شماری کا طریق تو یہی ہے کہ سب ہوں (اڈیٹر)

جواب نمبر(۱) :- سر کا ڈھانپنا فرض و واجب نہیں حدیث شریف میں آتا ہے - کہ صحابہ کرام باوجود کپڑے ہونے کے بھی ننگے نماز پڑھ لیا کرتے تھے جب بلا ضرورت جائز ہے - تو ضرورتاً تو بطریق اولیٰ جائز ہوگی - گھر میں پڑھیگا - تو جماعت سے محروم رہیگا ایک حدیث میں آیا ہے - کہ جماعت نبی کی سنت موکدہ ہے - اگر تم اسکو چھوڑ دوگے تو گمراہ ہو جاؤ گے - غرض جماعت کا ترک کسی طرح جائز نہیں - ایسا آدمی ہے - تو سہل ہے - کہ کسی غیر قوم کو نوکر رکھ لے - جو نماز کے وقت پنکھا کرتا رہے - اور آپ نماز باطمینان خاطر پڑھتے جائیں اور جماعت میں شریک ہوں قل نار جہنم اشد حرا

سوال نمبر(۲) خطوط میں مخدوم - مکرم - معظم - مہربان - عنایت فرما غریب پرور - غریب نواز - بندہ نواز - خداوند نعمت - قبلہ و کعبہ وغیرہ وغیرہ القاب لکھنے جائز ہیں یا نہیں ؟ مٹی کا برتن ناپاک ہو - تو بعد خشک ہونے کے کس طرح پاک ہو (اسید علی)

جواب نمبر(۲) بنیت تعظیم القاب مذکورہ جائز ہیں - قبلہ و کعبہ سے مراد صرف ایک تعظیم ہے - جیسے بڑے آدمی کو ابا یا چچا کہدیا کرتے ہیں - برتن کوئی بھی ہو دھونے سے پاک ہو جاتا ہے - کتا منہ ڈالے تو سات دفعہ - باقی کو تین دفعہ دھو ڈالے - مٹی غیر مٹی کا حکم برابر ہے -

سوال نمبر(۳) (ا) امام بخش اور رسول بخش نام رکھنے جائز ہیں یا نہیں (ب) امام بخش اور رسول بخش کے نام سے انکو بلانا جائز ہے یا نہیں ؟ (ج) اگر امام بخش رسول بخش اپنا نام تبدیل نہ کریں - تو ان کو کچھ گناہ ہو یا نہیں ؟ (د) جو شخص قبر کو سجدہ کرے وہ مسلمان ہے یا کافر ؟ (ہ) جو شخص صاحب قبر سے اپنی حاجات طلب کرے وہ گنہگار ہو گا یا نہیں (و) بھنگ پینا گناہ ہے یا نہیں (ز) بھنگ پینے والے کی امامت درست ہے یا نہیں ؟ (منشی اللہ دتا از بہاولپور)

جواب نمبر(۳) (ا) اسماء مذکورہ منع ہیں - جن کی تبدیلی کر دینی چاہئیے لیکن اگر صاحب نام تبدیل نہ کرے - تو بلانیوالے کو گناہ نہیں بلکہ اسی کو گناہ ہے جو تبدیل نہیں کرتا - حدیث میں آتا ہے - کہ آنحضرت ناپسندیدہ نام تبدیل کر دیتے تھے (د) قبر کو سجدہ کرنا کفر ہے - جو کوئی صاحب قبر سے یا کسی مخلوق سے حاجت طلب کرے وہ مشرک ہے (و)

فہرست نومسلمان

تاریخ ہجری	تاریخ عیسوی	نام اسلامی	پہلا نام بلقب ولدیت و سکونت وغیرہ	عمر تخمینا
۱۰ ربیع الاول ۱۳۲۱	۷ جون ۱۹۰۳ء	محمد یوسف	گھنیا لال قوم عیسائی ڈیرہ غازی خاں	۳۵ سال
؍؍	؍؍	عائشہ	زوجہ گھنیا لال مذکور عیسائی	۳۲ ؍؍
؍؍	؍؍	فاطمہ	جانیا دختر گھنیا لال مذکور عیسائی	۱۹ ؍؍
؍؍	؍؍	زینب	بھیبی دختر گھنیا لال مذکور عیسائی	۹ ؍؍
؍؍	؍؍	فضل کریم	سوہنو قوم ٹھاکر ساکن بھٹو تحصیل اودھم پور علاقہ ریاست جموں	۲۵ ؍؍
۳۰ ربیع الاول ۱۳۲۱	۲۸ جون ۱۹۰۳ء	علی جان	منشی ملی قوم ہندو ضلع راولپنڈی موضع موڑہ بھٹیاں	۱۸ ؍؍
۳ صفر ۱۳۲۱	۳۰ اپریل ۱۹۰۳ء	زینب	زنیاں بنت گلاب قوم ساہنسی ساکن موضع کوٹ سنڈیاں تحصیل و ضلع سیالکوٹ	۳۰ ؍؍
۴ ؍؍	۱ ؍؍	فاطمہ	پنناں بنت کاہنہ قوم مینگ ذات [illegible] موضع ڈب متصل کانہ چک علاقہ جموں	۳۰ ؍؍
۱۰ ربیع الاول	سنہ ۱۹۰۳ء	رحمت بی بی	گنگی قوم مینگ ذات [illegible] موضع کھنڈوا علاقہ ریاست جموں	۳۰ ؍؍
ربیع الآخر	جولائی	عبد الغفور	فقیر چند ولد گوہر قوم کھوتہ میاں موضع ریوڑی ضلع ریاس	۲۱ ؍؍

پچھلے چار مرد و عورت جب جموں سے واپس آیا ہوں - داخل اسلام ہو گئے ہیں اور سب سے پچھلے کا نام جب آپ کی بعض تحریروں کے عبد الغفور رکھا گیا ہو (ایڈیٹر) او پیارے عبد الغفور تیرے نام میں کیا تاثیر ہے - کہ ایک سے بسے کئی آئے - مگر -

فتوے

سوال نمبر(۱) :- ایک شخص کو گرمیوں میں سر پر ٹوپی یا پگڑی رکھنے سے سخت تکلیف ہوتی ہے - اگر رکھ لے - تو نماز میں اسے گرمی آتی ہے بالکل تنگ آجاتا ہے - ایسا شخص سر ننگے نماز پڑھ لے کوئی حرج تو نہیں - یا اپنے مکان پر تنہا پڑھ - تو نماز ہوگی یا نہیں - (از کراچی)

ahmadimuslim.de

فہرست نومسلمان

تاریخ ہجری	تاریخ عیسوی	نام اسلامی	پہلا نام بقید ولدیت و سکونت و قومیت	عمر تخمینا
۹ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ	۲۰ جون ۱۹۰۳ء	محمد یوسف	کہنیا لال قوم عیسائی ڈیرہ غازی خاں	۲۵ سال
"	"	عائشہ	زوجہ کہنیا لال مذکور عیسائی	۳۲ "
"	"	فاطمہ	جالیا دختر کہنیا لال مذکور عیسائی	۱۹ "
"	"	زینب	بیبی دختر کہنیا لال مذکور عیسائی	۹ "
"	"	فضل کریم	سوہنو قوم ٹھاکر ساکن بہشو تحصیل اودہم پور علاقہ ریاست جموں	۲۵ "
۲۰ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ	۲۸ جون ۱۹۰۳ء	علی جان	سنتا رام قوم ہندو ضلع راولپنڈی موضع ...	۱۸ "
۳ صفر ۱۳۲۲ھ	۳۰ اپریل ۱۹۰۴ء	زینب	زنیاں بنت گلاب قوم ... ساکن موضع ... تحصیل و ضلع سیالکوٹ	۳۰ "
۴ "	۲۱ "	فاطمہ	چنتاں بنت کاہنہ قوم مینگ ... موضع ڈب متصل کانہ چک علاقہ جموں	۳۰ "
۱۰ ربیع الاول	۱۹۰۳ء	رحمت بی بی	گنگی قوم مینگ ... موضع کھٹوا علاقہ ریاست جموں	۳۰ "
۳۰ ربیع الآخر	۲۷ جولائی	عبد الغفور	فقر چند ولد گوہر قوم گلو ... موضع ... ضلع ...	۲۱ "

پچھلے چار مرد و عورت جب سے جموں سے واپس آیا ہوں - داخل اسلام ہوئے ہیں اور سب سے پچھلے کا نام حسب آپ کی بعض تحریروں کے عبد الغفور رکھا گیا ہے (ایڈیٹر) او پیارے عبد الغفور تیرے نام میں کیا تاثیر ہے - کہ ایک کے بدلے کئی آئے - مگر -

فتویٰ

سوال نمبر (۱) - ایک شخص کو گرمیوں میں سر پر ٹوپی یا پگڑی رکھنے سے سخت تکلیف ہوتی ہے - اگر رکھ لے - تو نماز میں اسے گرمی آتی ہے بالکل تنگ آجاتا ہے - ایسا شخص سر ننگے نماز پڑھنے کو کوئی حرج تو نہیں - یا اپنے مکان پر تنہا پڑھے - تو نماز ہو گی یا نہیں - (از کوہاٹ)

جواب نمبر (۱) - سر کا ڈھانپنا فرض واجب نہیں حدیث شریف میں آیا ہے - کہ صحابہ کرام باوجود کپڑے ہونے کے بھی سر ننگے نماز پڑھ لیا کرتے تھے جب بلا ضرورت جائز ہے - تو ضرورتاً تو بطریق اولیٰ جائز ہو گی - گھر میں پڑھیگا - تو جماعت سے محروم رہیگا ایک حدیث میں آیا ہے - کہ جماعت نبی کی سنت موکدہ ہے - اگر تم اسکو چھوڑ دوگے تو گمراہ ہو جاؤ گے - غرض جماعت کا ترک کسی طرح جائز نہیں - امیر آدمی ہے - تو سہل ہے - کہ کسی غیر قوم کو نوکر رکھ لے - جو نماز کے وقت پنکھا کرتا رہے - اور آپ نماز با اطمینان خاطر پڑھتے جائیں اور جماعت میں شریک ہوں قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا

سوال نمبر (۲) خطوط میں مخدوم - مکرم - معظم - مہربان - عنایت فرما غریب پرور - غریب نواز - بندہ نواز - خداوند نعمت - قبلہ و کعبہ وغیرہ وغیرہ القاب لکھنے جائز ہیں یا نہیں ؟ مٹی کا برتن ناپاک ہو - تو بعد خشک ہونے کے کس طرح پاک ہو (امید علی)

جواب نمبر (۲) بنیت تعظیم القاب مذکورہ جائز ہیں - قبلہ و کعبہ سے مراد صرف ایک تعظیم ہے - جیسے بڑے آدمی کو ابا یا چچا کہہ دیا کرتے ہیں - برتن کوئی بھی ہو دھونے سے پاک ہو جاتا ہے - کتا منہ ڈالے تو سات دفعہ - باقی کو تین دفعہ دھو ڈالے - مٹی غیر مٹی کا حکم برابر ہے -

سوال نمبر (۳) (آ) امام بخش اور رسول بخش نام رکھنے جائز ہیں یا نہیں (ب) امام بخش اور رسول بخش کے نام سے انکو بلانا جائز ہے یا نہیں ؟ (ج) امام بخش رسول بخش اپنا نام تبدیل نہ کریں - تو ان کو کچھ گناہ ہو یا نہیں ؟ (د) جو شخص قبر کو سجدہ کرے وہ مسلمان ہے یا کافر ؟ (ہ) جو شخص صاحب قبر سے اپنی حاجات طلب کرے وہ گنہگار ہو یا نہیں (و) بھنگ پینا گناہ ہے یا نہیں (ز) بھنگ پینے والے کی امامت درست ہے یا نہیں ؟ (منشی اللہ دتا از بہاولپور)

جواب نمبر (۳) (آ) - اسماء مذکورہ منع ہیں - جن کی تبدیلی کر دینی چاہئے لیکن اگر صاحب نام تبدیل نہ کرے - تو بلانیوالے کو گناہ نہیں بلکہ اسی کو گناہ ہے - جو تبدیل نہیں کرتا - حدیث میں آیا ہے - کہ آنحضرت ناپسندیدہ نام تبدیل کر دیتے تھے (د) قبر کو سجدہ کرنا کفر ہے - جو کوئی صاحب قبر سے یا کسی مخلوق سے حاجت طلب کرے وہ مشرک ہے (و)

مضامین اور فتووں کی کثرت سے کسی صاحب کے جواب میں دیر ہو - تو قابل معافی ہے - (ایڈیٹر)

بھنگ پینے والا فاسق ہے اگر وہ امام مقرر ہے تو نماز اوس کے پیچھے ہو جائے گی۔ حدیث میں ہے صلوا خلف کل بر و فاجر یعنی ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔

سوال نمبر ۴:۔ امام مسجد بدخلق ہے۔ اور جماعت کیواسطے ڈکار مارتا ہے۔ میں اوسکو دل سے برا جانتا ہوں۔ میری نماز اُس کے پیچھے ہو جاتی ہے؟ (خریدار ۱۰۳)

جواب نمبر ۴: مذکورہ بالا حدیث کے مطابق نماز درست ہے۔ ڈکار مارنا بے اختیاری فعل ہے۔ ہاں امام مذکور کو چاہئیے کہ حتی المقدور ایسا نہ کرے۔ جس سے مقتدی کشیدہ خاطر ہوں۔

سوال نمبر ۵:۔ ایک شخص کو مبلغات کی ضرورت ہے وہ زیور بیچنا چاہتا ہے۔ مگر اوس کی والدہ اوس زیور کو گرو رکھکر روپیہ لینے کو کہتی ہے۔ اب شخص مذکور کیا کرے ماں کی فرمانبرداری کرکے سودی روپیہ لے یا بے فرمانی کرے؟

سوال نمبر ۶:۔ ایک شخص کو مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے پر ریا کا خوف ہے۔ تو وہ کیا کرے۔ یعنے نماز گھر میں پڑھے یا مسجد میں جاکر۔

سوال نمبر ۷:۔ زیور پر زکوۃ ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۸:۔ زمین کی زکوۃ ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۹:۔ درخت جو دوسروں کے قبضے میں ہوں۔ بکریوں والے اُن سے پتے اتار لیں۔ گناہ تو نہیں؟

سوال نمبر ۱۰:۔ حقہ کی بابت کیا حکم ہے؟

سوال نمبر ۱۱:۔ خیرات دینے میں یتیم کو مقدم کرے یا لنگڑے کو؟

(راقم عبد الحکیم ہیمراج پور ضلع گورداسپور)

جواب نمبر ۵:۔ ماں کی فرمانبرداری کا جواب آچکا۔ کہ حدود شرعیہ کے اندر اندر ہے۔

جواب نمبر ۶:۔ نماز مسجد میں پڑھے۔ ریا کا خوف ہے تو نفس کو سمجھاوے۔ اگر نہ باز آئے۔ تو ہر نماز کے بعد چند نوافل اپنے پر لازم کرلے انشاء اللہ درست ہو جاوے گا۔

جواب نمبر ۷:۔ زیور کی زکوۃ میں اختلاف ہے خاکسار کی رائے میں واجب نہیں۔

جواب نمبر ۸:۔ زمین کی زکوۃ عشر یا نصف عشر ہے جو حدیثوں میں آئی ہے۔ جو بادشاہ اسلام وصول کرتا ہے۔

جواب نمبر ۹:۔ اگر خود رو درخت ہیں۔ اور عرف عام میں اون درختوں کے پتوں کو اتارنے پر کوئی اعتراض نہیں۔ تو کوئی حرج نہیں اور اگر مالک ناراض ہے۔ تو منع ہے۔

جواب نمبر ۱۰:۔ حقہ کی بابت کوئی آیت یا حدیث منع کی نہیں دیکھی ایک عالم سے میں نے سنا تھا۔ کہ ایک حدیث میں ہے کہ نہی عن کل مسکر و مفتر یعنے نشہ لانیوالی چیز سے اور دماغ پر فتور لانیوالی سے آنحضرت نے منع فرمایا ہے۔ سو اگر یہ حدیث ہے۔ تو کچھ شک نہیں کہ حقہ منع ہے۔ کیونکہ اس میں نشہ نہیں۔ تو فتور دماغی تو ضرور ہے جو اس کا عادی نہ ہو۔ وہ پی لیوے۔ تو ایکدفعہ تو فتور ضرور آجاتا ہے۔ پینے والے کو بوجہ عادت کے نہ آوے۔ تو اور بات ہے۔

جواب نمبر ۱۱:۔ خیرات دینے میں یتیم کو مقدم کرے۔ کیونکہ وہ سلوک کا زیادہ حق دار ہے۔

سوال نمبر ۱۲:۔ عورت کو جو زیور بوقت نکاح والد کی طرف سے ملے وہ اُس کے مرنے کے بعد کسکا حق ہے سسرال کا یا ماں باپ کا؟

سوال نمبر ۱۳:۔ ایک شخص عرصہ تین سال سے سفر میں ہے اوس کے بھائی نے اپنی بھاوج سے بدکاری کی جس سے لڑکی پیدا ہوئی۔ اب اوس کے ساتھ برادری کی طرف سے کیا سلوک کیا جاوے۔ راقم شیخ عبد اللہ ازرڈ کی سغلاں ضلع ہوشیارپور

جواب نمبر ۱۲:۔ عورت کا زیور عورت کی ملک ہے۔ جو اوسکی جائز وارثوں میں برابر تقسیم ہوگا۔ ماں باپ خاوند۔ اولاد کو حصہ رسدی پہنچیگا۔ اگر خاوند نہیں تو سسرال کا کوئی حق نہیں۔

جواب نمبر ۱۳:۔ شخص مذکور کو برادری الگ کرے۔ افسوس ایسے بدمعاش کی پوری سزا تو نہ علماء کے اختیار میں ہے۔ نہ برادری کے۔ جبتک بھری مجلس میں ناک رگڑ رگڑ کر توبہ نہ کرے۔ اوس سے کوئی نہ ملے۔ ولا تاخذکم بہما رافۃ فی دین اللہ

تفسیر ثنائی اردو
جلد اول چھپکر تیار ہو گئی ہے شائقین جلدی درخواستیں بھیجیں

ahmadimuslim.de